السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیاں شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر کا پانچ صد روپیہ قرض دینا تھا جس وقت بکر نے زید کو کہا کہ تم میرا روپیہ ادا کرو تو زید نے کہا کہ تم میری زمین روپے کے عوض گروی کر لو۔ جب میں روپے دے دوں گا۔ تب اپنی زمین لے لوں گا۔ تو بکر نے کہا کہ میں تیری زمین گروی لینی حرام سمجھتا ہوں اور میں عالم ہوں۔ اس لئے میرا گروی لینا بالکل ناجائز ہے۔ نیز لوگ مجھے طعنے دیں گے اور ملامت کریں گے۔ کہ عالم ہو کر تو لوگوں کو حرام بتلاتا ہے۔ اور خود زمین گروی رکھ لیتا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ تم زمین کو بیع کر دو۔ اور تم ہی اپنے قبضے میں رکھو اور مجھ کو حصہ دے چھوڑنا جب روپیہ تمہارے پاس ہوگا اس وقت میں زمین چھوڑ دوں گا یعنی واپس دے دوں گا اور اپنا روپیہ مبلغ پانچ صد لے لوں گا اس شرط بیع نسخ سمجھ کر زید نے زمین بیع کوادی۔ کیونکہ بکر شرط کر رہا ہے ہ۔ کہ جب روپیہ دو گے تو میں زمین چھوڑ دوں گا۔ اور بکر زید کا رشتہ دار ہے۔ نیز عالم بھی ہے۔ اس لئے زید نے بیع نامہ کے وقت شرط درج نہ کراوئی اور نہ علیحدہ کسی کاغذ پر لکھائی کیونکہ بکر رشتہ دار اور عالم ہے سوچا کہ اگر میں نے اس کو یہ بات کہی تو ناراض ہوگا۔ اور کہے گا کہ تم میرا اعتبار نہیں کرتے۔ ہم سے ناراض ہوگا۔ قطع رحمی ہو جائے گی اور پھر یہ میری زمین بھی نہیں لے گا اس لئے۔ بکر کے زبانی کہنے کو معتبر سمجھا اور بکر کو بڑا امانت دار سمجھا اور اپنی زمین کو گروی ہی سمجھا کیونکہ زمین زید کے قبضہ میں رہی جب تلک بکر زندہ رہا زید کو کسی طرح کا خدشہ نہ ہوا۔ اور جس وقت زمی بیع کی تو بکر نے اپنے نام درج نہ کرائی اور بکر کا حقیقی بیٹا عمرو جس کی عمر اس وقت 13 سال کی تھی اس کے نام درج کرائی لیکن جب بکر فوت ہوا تو اس وقت اس کی عمر چالیس سال ہو چکی تھی اور رعمرو کے سن بلوغت میں بھی بات چیت ہوتی رہی کہ زمین چھوڑنے کی شرط کی وہوئی ہے بکر چونکہ ملازم تھا اس لئے اپنے حقیقی بیٹ عمرو کے نام درج کرائی۔

بکر اس وقت فوت ہو چکا ہے۔ اور عمرو زندہ ہے۔ اب عمرو سے زید اپنی زمین لینا چاہتا ہے۔ کہ تم اپنا روپیہ لے لو اور ہماری زمین چھوڑ دو عمرو کہتا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے کیونکہ ہم نے واپسی کی کوئی شرط نہیں کی۔ زید کہتا ہے کہ اگر شرط نہیں کی تو ہم کو قسم دے دے دو عمرو قسم سے انکاری ہے اس لئے علماء دین سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر عمرو انکاری ہو تو زمین زید کو عند الشرع مل سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید وحدیث شریف سے ہو بینوا توجروا (کمترین حاجی امام الدین ولد کرم بخش ساکن دودہ)

الجواب۔ حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ کے پاس لونڈی بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے کتابت کی ہے۔ (یعنی ان کو لکھ دیا ہے کہ اتنے سالوں میں اتنا روپیہ ادا کر کے آزاد ہو جاؤں گی۔) تو میری امداد کر حضرت عائشہ نے کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں تیرا سارا روپیہ یک مشت ادا کر کے خرید لوں اور تجھے آزاد کر دوں۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے پوچھا۔ تو انھوں نے کہا عائشہ بے شک خرید لے مگر تیرا "ولاء" ہمارے لئے ہوگا (یعنی آزاد کرنے کیوجہ سے جو آزاد کردہ کو آزاد کرنے والے کے درمیان وراثت بھی جاری ہو جاتی ہے وہ تیرا تعلق ہم سے رہے گا۔ بریرۃ نے حضرت عائشہ کو آ کر بتایا کہ وہ مجھے اس شرط پر فروخت کرتے ہیں۔ کہ (ولا) کا تعلق ہم سے رہے۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ میں اس شرط پر تمھیں نہیں خریدتی۔ اگر (ولاء) کا تعلق مجھ سے ہو تو میں خرید سکتی ہوں۔

جب رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا تو حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تو خرید لے اور ان سے۔ ولاء۔ کی شرط کر لے جب سودا ہو گیا تو آپ ﷺ نے خطبہ میں منبر پر اس بات کی تردید کی اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے۔ جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ جو شرط کتاب اللہ میں نہ ہو خواہ وہ سو شرط ہو باطل ہے ولاء کا تعلق آزاد کرنے والے کا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شرط بیع میں خلاف شریعت ہو اس کا اعتبار نہیں سوال کی صورت بھی اس قسم سے ہے۔ اس میں جو شرط فسخ بیع کی لگائی گئی ہے بالاتفاق باطل ہے۔ کیوں کہ یہ شرط خیار کی قسم سے نہیں ہو سکتی۔ وہ تو صرف اس غرض سے ہوتی ہے کہ ذرا سوچ سمجھ لیا جائے۔ مثلاً ایک شے فروخت کی اور دو چار روز کی مہلت لے لی کہ میں سوچ سمجھ لوں۔ اگر بیع قائم رکھنی مناسب سمجھی تو قائم رکھوں گا ورنہ توڑ دوں گا۔ اسی طرح خریدنے والا بھی شرط کر سکتا ہے۔ مگر سوال کی شرط تو اس قسم کی نہیں کیونکہ یہ سوچنے کی شرط نہیں اور دوسری کوئی شرط جواکی ہی نہیں بن سکتی اس لئے یہ باطل ہے پس زید کا کوئی حق نہیں کہ عمرو سے زمین واپس لے۔

اس کے علاوہ اور سنیے! موطا امام مالک حدیث

یعنی عبد اللہ بن مسعود نے اپنی بیوی سے ایک لونڈی خریدی بیوی نے یہ شرط کی کہ اگر آپ اس کو کسی پر فروخت کریں۔ تو جتنی قیمت سے فروخت کریں۔ اتنی ہی سے یہ میری ہوئی عبد اللہ بن مسعود نے اس کی بابت حضرت عمر سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا ایسے حال میں آپ لونڈی کے قریب نہ جائیں۔ جب کہ اس میں کسی کیلئے شرط ہو۔

اس لونڈی کی شرط سوال کی شرط سے بہت ہلکی ہے۔ کیونکہ سوال میں تو خرید کرنے والے کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ شے واپس کرے۔ اس کو پاس رکھنے کا یا بیع کرنے کا یا ہبہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں برخلاف اس لونڈی کے کہ اس میں عبد اللہ بن مسعود کو پورے اختیارات دے دیئے گئے ہیں کواہ پاس رکھیں یا ہبہ کریں۔ یا فروخت کریں۔ یا کسی اور قسم کا تصرف کریں۔ کوئی رکاوٹ نہیں صرف فروخت کرنے کی صورت میں اتنی شرط سے کھٹنے میں کسی اور کو دیں اتنے میں یہ بائع کی ہے مگر باوجود اس کے حضرت عمر نے عبد اللہ بن مسعود کو اس لونڈی سے فائدہ اٹھانے سے منع کر دیا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود کا اس لونڈی پر پورا قبضہ نہیں ہوا۔ پس سوال کی صورت میں اگر شرط کو قائم رکھا جائے تو بکر بطریق اولی زمین سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ چونکہ بکر نے تصریح کی ہے۔ کہ مجھے اس زمین کا حصہ چھوڑنا اور زید نے بھی اس بات کو منظور کر لیا۔ اور اس پر عمل درآمد کرتے ہوئے۔ حصہ دیتا رہا۔ تو اب یہ شرط قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ دونوں کے عمل درآمد سے بیع مکمل ہو گئی۔

تنبیہ۔ اس حدیث سے گروی شے سے فائدہ اُٹھانا بھی ناجائزثابت ہوا۔ کیونکہ جب بیع میں صرف ایک شرط کی صورت ہونے میں فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ توگروی جس میں شے بالکل مالک کی رہتی ہواس سے فائدہ اٹھانا کس طرح جائز ہوگا۔ ؟اور بیع اس کو نہیں بنا سکتے کیونکہ فریقین اس کو بیع نہیں بناتے برخلاف سوال کی صورت کے فریقین نے اس کو بیع بنایا اور بیع ہی لکھا یا اس لئے سوال کی صورت کو مروجہ گرو کا حکم نہیں دے سکتے۔ اور مروجہ گروی کا (حکم گرو کا ہی رہے گا اوراس سے فائدہ اتھانا سود کے حکم میں ہوگا۔ (عبد اللہ امرتسری روپڑی) (انجبار تنظیم اہل حدیث لاہور جلد12 شمارہ 26

غیر آباد زمین

(جو کسی کی ملکیت نہ ہواگر اس کو کوئی آباد کرے۔ توکیا صرف اتنے سے اس کی ملکیت ثابت ہوجائے گی۔ یا کوئی اور بھی شرط ہے۔ (حضرت العلام حافظ صاحب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 138-144

محدث فتویٰ